ازعدالت عظمی

اسٹیٹ بینک آف انڈیا اور دیگر

بنام

مینجینیس اوری (انڈیا) لمیٹڈا ور دیگر

8اکتوبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنا ئک، جسٹسز]

بینکنگ:

خطوط بینک — بیچنے والے کے ذریعہ شرائط وضوابط کی عدم تعمیل — خطوط بینک کا احترام کرنے کے لئے بینک کی ذمہ داری — جواب دہندہ بیچنے والی کمپنی نے خریدار اور بینک کے خلاف رقم کی وصولی کے لئے مقدمہ دائر کیا کیونکہ دونوں جواب دہندگان نے خطوط بینک میں داخل کیا تھا — ٹرائل عدالت نے مقدمے کا فیصلہ خریدار کے خلاف صرف اس بات پر کیا کہ بیچنے والے کی طرف سے فراہم کردہ سامان کا معیار خطوط بینک کے تحت معاہدہ شدہ سامان کے معیار سے مماثل نہیں ہے — ہائی کورٹ نے بینک کے خلاف حکم نامے کو پلٹ دیا اور اسے ڈیکریٹل رقم ادا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا — منعقد، جب فریقین نے اعتراف کیا ہے کہ فراہم کردہ سامان بینک اور خریدار کے لیے خطوط بینک کے تحت مطلوبہ تصریح اور معیار کے نہیں تھے، تو قرض کے خطوط کا احترام کرنے کی ذمہ داری مشروط تھی، بینک کے خطوط کا احترام کرنے اور خریدار کمپنی کو مدعی کی طرف سے فراہم کردہ سامان کی قیمت سے زیادہ ادائیگی کرنے کی ذمہ داری سے بری ہے — ہائی کورٹ کا فیصلہ اور حکم نامہ ایک طرف رکھا گیا ہے اور ٹرائل کورٹ کو بحال کر دیا گیا ہے — مدعی سے ادائیگی کا مطالبہ کرے گا خریدار کمپنی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1980 کی دیوانی اپیل نمبر1717۔

1971 کے اے نمبر 163 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 31.10.79 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے سنجے کپور، یشانک ادھیار و اور ایم کے مائیکل

جواب دہندگان کے لیے اے کے سنگھی

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل بمبئی عدالت عالیہ کے دونفری بنچ کے اکتوبر 1979 میں اپیل نمبر۔163 / 71 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔

پہلے جواب دہندگان—مینگنیز اوری (انڈیا) لمیٹڈ نے اپیل کنندہ اور میسر امینورا ایکسپورٹ ٹریڈرز کے خلاف مقدمہ دائر کیا، جو مقدمہ کی رقم 169000 روپے اور عجیب وغریب کی رقم میں وصول کرنے والا پہلا مدعا علیہ تھا۔ٹرائل عدالت نے خصوصی دعویٰ نمبر 91 / 69 میں 30 اپریل 1971 کے فیصلے اور ڈگری کے ذریعے پہلے مدعا علیہ کے خلاف روپے 166191.10 کی رقم کا حکم دیا۔ پہلے مدعا علیہ کی اپیل پر، عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے خلاف حکم نامے کو والٹ دیا اور اپیل کنندہ کو اس پر ادائیگی کا ذمہ دار بنا دیا۔ جب اس عدالت کی طرف سے اجازت دی گئی تو اپیل کنندہ کو فیصلہ کن رقم جمع کرنے کی ہدایت کی گئی اور پہلے مدعا علیہ کو عدالت عالیہ کے رجسٹرار کے اطمینان کے لیے مناسب سیکیورٹی فراہم کرنے پر رقم واپس لینے کی آزادی دی گئی۔

اس معاملے میں سوال یہ ہے: کیا اپیل کنندہ اپیل کنندہ اور میسر کے امینورا ایکسپورٹ ٹریڈرز کے درمیان درج کردہ خطوط بینک کا احترام کرنے کا ذمہ دار ہے؟ تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ خطوط بینک کے تحت اپیل کنندہ اور پہلے مدعا علیہ کے درمیان ایک مشروط معاہدہ کیا گیا تھا۔اس سے متعلق سب سے اہم شقیں درج ذیل ہیں:

"شق 1(i) اور 1(iii)(b) شق 1(i) مذاکرات کے لیے دستاویزات کے حوالے سے فراہم کرتی ہے۔سب سے پہلے، یہ فروخت کنندہ کا دستخط شدہ تجارتی انوائس ہے جو چار گنا میں ہوتا ہے جس کی بنیاد شپنگ کے وقت طے شدہ وزن، نمونے لینے، تجزیہ اور نمی پر ہوتی ہے، جس میں ایسک کی قیمت 17 امریکی ڈالر کے تناسب سے ہوتی ہے جسے روپے 4.75 سے ایک امریکی ڈالر فی خشک میٹرک ٹن 1000 کلو خالص خشک وزن، ایف او بی وشاکھاپٹنم، 40 فیصد مینگنیز کی بنیاد پر 40 فیصد سے اوپر یا اس سے نیچے مینگنیز کے مواد کے ہر یونٹ کے لیے پرو ریٹا پیمانے کے ساتھ کم از کم 39 فیصد تک تبدیل کیا جاتا ہے۔شق 1(iii)(b) میسر کے آر جی بریگا اینڈ کو پرائیویٹ لمیٹڈ سے نمونے لینے اور نمی کے تین سرٹیفکیٹ کے بارے میں بات کرتی ہے، جس کا تعین شپمنٹ کے مقام پر کیا جاتا ہے جس میں مواد کو درج ذیل معاہدہ شدہ خصوصیات کے مطابق دکھایا جاتا ہے۔(ب) سخت گانٹھ دار، بھارتیہ نچلے درجے کی مینگنیج ایسک جس کا درج ذیل کیمیائی تجزیہ 105 ڈگری سینٹی گریڈ پر ہے۔کم از کم 39 فیصد (ایف ای) آئرن زیادہ سے زیادہ 8.25 فیصد ایس آئی او 2 زیادہ سے زیادہ 23.00 فیصد فاسفورس کم سے کم 0.23 فیصد (تمام تقریبا)۔

ٹرائل عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ ریکارڈ کیا ہے کہ مدعا علیہ کی طرف سے خریداروں کو فراہم کردہ سامان کا معیار خطوط بینک کے تحت معاہدے کے معیار سے میل نہیں کھاتا ہے۔ٹرائل عدالت نے معاملے کے اس پہلو اور پیراگراف 13 میں معاہدے کا احترام کرنے کی ذمہ داری پر غور کیا اور مندرجہ ذیل نتیجہ اخذ کیا:

"اب میں یہ دیکھنے کے لیے آگے بڑھتا ہوں کہ آیا مدعی نے ان دونوں شقوں کی تعمیل کی تھی۔اب یہ متنازعہ نہیں ہے کہ مدعی کی طرف سے مدعا علیہ نمبر 1 کو کی گئی دونوں فراہمی میں فاسفورس متفقہ زیادہ سے زیادہ 0.23 سے زیادہ تھا اور یہ کہ ایک فراہمی میں مینگنیز کم از کم 39 فیصد سے کم تھا۔یہ 20 جون 1966 کو مذاکرات کے وقت مدعی کی طرف سے مدعا علیہ نمبر 2 کو پیش کردہ دستاویزات سے

مل سکتا ہے۔وہ 80 سے 85 تک کی نمائشیں ہیں۔ 81 سے 84 تک تجزیہ کار آروی بریگا اینڈ کمپنی کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ ہیں۔نمائش 81 مینگنیز کو 38.06 فیصد اور فاسفورس کو 0.240 فیصد دکھاتا ہے اور 84 ظاہر کرتا ہے کہ فاسفورس 0.246 فیصد تھا۔اب یہ تخمینہ شق ان فیصد کو کوالیفائی کرتی ہے جو یا تو خطوط بینک نمائش 78 میں بیان کی گئی ہے یا نمائش 69 میں قرارداد میں اس طرح نہیں پڑھا جا سکتا ہے کہ فیصد کو متفقہ کم از کم اور زیادہ سے کم یا اس سے زیادہ جانے کی اجازت دی جائے۔کم از کم اور زیادہ سے زیادہ فیصد کو مسترد ہونے کی حدود کے فیصد کے طور پر ماننا ہوگا۔تخمینہ فیصد کم از کم متفقہ سے قدرے اوپر اور زیادہ سے زیادہ متفقہ سے قدرے نیچے ہو سکتا ہے۔تخمینہ سے متعلق اس شق کو اس طرح نہیں پڑھا جا سکتا کہ مسترد ہونے کی حدود سے نیچے فیصد کی اجازت دی جا سکے۔اگر اس کی اجازت دی جائے تو کم از کم کو کم کرنے اور زیادہ سے زیادہ شوٹنگ کرنے کی کوئی حد نہیں ہوگی۔میری رائے میں نمائش 68 میں قرارداد میں بیان کردہ کم از کم اور زیادہ سے زیادہ فیصد یا نمائش 78 میں خطوط بینک کی منسلک شیٹ کو مسترد کرنے کی حدود کے طور پر لینا ہوگا۔"

اس طرح، ٹرائل عدالت نے پایا کہ پہلے مدعا علیہ نے سامان کے معیار کے حوالے سے مالی اعتباری خط کی شرائط وضوابط کو پورا نہیں کیا تھا اور اپیل کنندہ کے خلاف فرمان نہیں دیا تھا۔

عدالت عالیہ نے بھی نتیجہ درج ذیل درج کیا:

"اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ جہاں تک فاسفورس کا تعلق ہے، دونوں کھیپوں نے (اس میں دکھائی گئی زیادہ سے زیادہ مقدار سے تجاوز کیا، یعنی ایک معاملے میں 0.1 فیصد اور دوسرے میں 0.16 فیصد۔ جہاں تک مینگنیج کا تعلق ہے، پہلی کھیپ میں 0.04 فیصد کی کمی ہوئی جبکہ دوسری کھیپ میں 0.1 فیصد کا اضافہ ہوا۔ان حقائق کے بارے میں فریقین کے درمیان کوئی تنازعہ نہیں ہے۔جب نمونے لیے گئے اور تجزیہ کیا گیا تو کھیپ 18 مارچ کے قرارداد میں معیار کی خصوصیات کے مطابق نہیں تھی یا 6 مئی کا لیٹر آف کریڈٹ تنازعہ کا معاملہ نہیں ہے۔

یہ معلوم کرنے کے بعد کہ سامان کی کھیپ 18 مارچ کے قرارداد یا 6 مارچ کے خطوط بینک میں معیار اور تفصیلات کے مطابق نہیں تھی۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اپیل کنندہ کو اپیل کنندہ کی طرف سے دیئے گئے خطوط بینک کے لحاظ سے پہلے مدعا علیہ کے ساتھ کیے گئے معاہدے کا احترام کرنے کی اپنی ذمہ داری سے بری کر دیا گیا ہے؟ عدالت عالیہ اس بنیاد پر آگے بڑھی ہے کہ اپیل کنندہ نے فراہم کردہ سامان کی قیمت میں رقم جمع کرنے کے لیے بل جمع کیے تھے۔اس نے تجزیہ کار کی رپورٹ سمیت قرارداد کے تحت درکار تمام خطوط بینک ز کو منسلک کیا تھا اور انہیں قبول کرنے کے بعد، خطوط بینک کا احترام کرنا اس کا فرض ہے۔اس نے پہلے مدعا علیہ مدعی کے کھاتے میں اس قیمت کی رقم کا جمع کیا تھا جو خطوط بینک کے تحت بھیجی گئی تھی۔ہمارا خیال ہے کہ اس سلسلے میں عدالت عالیہ صحیح نہیں تھی۔یہ دیکھا گیا ہے کہ جمع کے خطوط ناقابل تنسیخ اور غیر مشروط معاہدے نہیں ہیں جو اپیل کنندہ اور پہلے مدعا علیہ کے درمیان کیے گئے ہیں۔یہ پہلے مدعا علیہ کی طرف سے مدعی پہلے مدعا علیہ کو فراہم کردہ سامان کے معیار کی تعمیل سے مشروط ہے۔اس غیر متنازعہ اور تسلیم شدہ موقف کے پیش نظر کہ سامان اصل قرارداد یا خطوط بینک کے مطابق معیار کا نہیں تھا، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، اپیل کنندہ خطوط بینک کا احترام کرنے کا پابند نہیں ہے، یہ ایک سابقہ شرط ہے، یعنی فراہم کردہ سامان لیٹر آف کریڈٹ کی شرائط کے مطابق معیار کا ہوگا۔عدالت عالیہ نے فراہم

کردہ سامان کے معیار کا جائزہ لیا ہے اور آخری شق یعنی" لگ بھگ" پر انحصار کیا ہے اور کہا ہے کہ چونکہ سامان کا معیار معیار کے مطابق ہے، لہذا اپیل کنندہ اپیل کنندہ اور پہلے مدعا علیہ کے درمیان درج کردہ خطوط بینک کا احترام کرنے کی اپنی ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ اپنے نتیجے میں درست نہیں تھی۔ لیکن جب فریقین نے تسلیم کیا ہے کہ فراہم کردہ سامان اپیل کنندہ اور پہلے مدعا علیہ کے مقابلے میں کریڈٹ کے خطوط کے تحت مطلوبہ تفصیلات اور معیار کا نہیں تھا، تو کریڈٹ کے خطوط کا احترام کرنے کی ذمہ داری مشروط تھی، اپیل کنندہ خطوط بینک کا احترام کرنے اور پہلے مدعا علیہ کو پہلے مدعا علیہ کے ذریعہ فراہم کردہ سامان کی قیمت پر ادائیگی کرنے کی اپنی ذمہ داری سے مستثنیٰ ہے۔ لہذا، ٹرائل عدالت کا نظریہ درست ہے اور عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے لحاظ سے پائیدار نہیں ہے۔ اپیلٹ عدالت کا فیصلہ اور فرمان الگ کر دیا جاتا ہے اور ٹرائل کورٹ کا حکم بحال ہو جاتا ہے، یعنی پہلا مدعا علیہ پہلے مدعا علیہ سے ادائیگی کا مطالبہ کرے گا۔ چونکہ اپیل کنندہ کو اس عدالت حکم کے مطابق جمع کرنے کی ہدایت کی گئی تھی، اگر رقم پہلے ہی نکالی جا چکی ہے، تو اپیل کنندہ کی طرف سے فراہم کردہ ضمانت سے اس کی وصولی کرنے کے لیے آزاد ہے۔ اگر سیکیورٹی کافی نہیں ہے، تو اپیل کنندہ کے لیے قانون کے مطابق پہلے مدعا علیہ سے بقایا رقم وصول کرنے کا اختیار ہوگا۔

اس کے مطابق اپیل کی منظوری ہے، لیکن، حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

آر۔ پی۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document